Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 2 (Oct-Dec 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Insight into Qur'anic Mysteries and Spiritual Understanding in the Light of Tafsir Naeemi (Special Study of Volume 9)

قرآنی اسرار ورموز اور روحانی تفہیم میں بصیرت تفسیر نعیمی کی روشنی میں (جلد 9 کا خصوصی مطالعہ)

Dr Mahmood Ahmad
Assistant Professor of Islamic Studies, NCBA & E, Lahore, muftimehmoodahmad@gmail.com

Dr Muhammad Zia ullah
Assistant Professor of Islamic Studies, NCBA & E, Lahore, zianoorani@gmail.com

Muhammad Amjad Rizvi
MPhil Scholar, (Islamic studies), NCBA & E, Lahore, rizvidarulifta@gmail.com

Abstract

The Creator of Knowledge created His beloved Prophet ﷺ as the Illuminator of Hearts. This noble being enlightened the hearts of his followers with the light of guidance and erected the minaret of light so that the creation of God could find the path of righteousness and be saved from wandering in the darkness of misguidance. This is the treasure of guidance for the entire creation. The entire world started to sparkle with the radiance of the Muhammadan light, and everyone began to move towards the path of great triumph. Sometimes, this light shone through the Companions of the Prophet ﷺ and became a source of guidance

CC BY

like stars, and at other times, it glowed through the pious followers of the Companions. Among these few individuals, who were the fortunate ones with limited means of sustenance, was a respected scholar of the ummah, Mufti Ahmed Yar, whose writings were as sharp as a shining sword in the hand of a warrior and as swift as an arrow in the heart of falsehood. Through various ways, he purified hearts and minds. Sometimes, he wrote explanations of hadiths, and at other times, he interpreted the Quran. His efforts in the Court of the Almighty were so blessed that countless creatures benefited from this fountain of divine grace. Neither any believer is comparable to this sincere believer nor does anyone stand as his equal in offering support and being a companion. The language of a pen submerged in love for the Messenger of Allah (peace be upon him) depicted such expressions of mystical insight in the interpretation of the Quran that the hearts of the people of faith became filled with love for the Beloved of the Merciful, and the entire world envied them.

Keywords: Interpretation of the Quran, Explanations of Hadiths, Mufti Ahmad Khan Naeemi, Tafsir Naeemi, Tafsir Sufiana

خلاق العلیم نے اپنے حبیب ﷺ کو منور القلوب بنایا اور اس صاحب خلق عظیم نے اپنے غلاموں کے دلوں کو نور ہدایت سے چمکایا اور مینارہ نور بنایا تا کہ مخلوق خدا راہ ہدیٰ کی معرفت پائے اور گمراہ کن اندھیروں میں بھٹکنے سے بچ جائے۔ اللہ کی شان! ہدایتِ مخلوق کے یہ سامان۔ سارا عالم نور محمدیہ ﷺ کی ضیاء پاشیوں سے جگمگانے لگا ہر کوئی فوز العظیم کی طرف راہ پانے لگا کبھی یہ نور اصحاب النبی ﷺ کے ذریعے نجوم ہدایت بن کر چمکا اور کبھی تابعین تبع تابعین کے زہد و تقویٰ سے جھلکا کبھی اس نے امام اعظم کی قندیل سے منور ہو کر لوگوں کو شریعت کا راستہ دکھایا اور کبھی غوث اعظم کی شمع سے چمک کر طریقت کے رموز سے روشناس کرایا اور معرفت الٰہی کا جام پلایا۔ جب بھی کوئی شخص شیاطین ضلال یا شامت اعمال کی وجہ سے گم گشتہ راہ ہو جاتا تو انھی مینار ہائے نور کی وجہ سے راہ فلاح پا تا مخلوق عالم نے راہ فلاح پائی ۔ انھی چند میں سے جو نا بغہ روزگار تھے ایک حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار تھے جن کی تحریر دست مومن میں برہنہ شمشیر اور قلب باطل میں بمثل تیر تھی انہوں نے مختلف طریقوں سے قلوب و اذہان کی تطہیر کی۔ کبھی حدیث کی شرح

OPEN ACCESS
CC BY

لکھی اور کبھی قرآن کی تفسیر کی۔ ان کی یہ کاوش بارگاہ الٰہ جل مجدہ میں شرف قبولیت سے ایسی باریاب ہوئی کہ بے شمار مخلوق اس چشمے سے فیض یاب ہوئی اور اپنا قبلہ ایمان درست کیا اور آج عرصہ دراز گزر جانے کے بعد بھی اہل ایمان فیض پارہے ہیں جبکہ حزب الشیطان نظریں چرا رہے ہیں کہ اس ضرب مومن کے مقابل نہ کوئی ان کا سہارا ہے اور نہ ہی انہیں اس کے جواب کا یارا۔ عشق رسولﷺ میں ڈوبی ہوئی قلم کی اس زبان سے تفسیر القرآن کے وہ عرفان نمونے ظاہر ہوئے کہ جس سے قلوب اہل ایمان حب حبیب الرحمن سے سرشار ہوکر رشک اہل جہان ہو گئے ۔

مختصر سوانح عمری مفتی احمد یارخان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت و ابتدائی حالات:

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ 1324ھ بمطابق 1906ء میں پیدا ہوئے ۔ آپ کا خاندان یوسف زئی پٹھان قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام محمد یاررحمۃ اللہ علیہ تھا اور وہ دینداری اور عبادت گزاری کی زندگی کی طرف خصوصی میلان رکھتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ گھر کے کام کاج سے فرصت نکال کر بستی کی عورتوں اور بچیوں کو قرآن پاک ناظرہ کی تعلیم دیتیں۔

تعلیمی دور:

مفتی صاحب گیارہ برس کی عمر میں تحصیل علم کے لئے وطن سے باہر نکلے اور ان کا طالب علمی کا کل زمانہ تقریباً تیرہ چودہ سال کی مدت پر محیط ہے۔ آپ نے گھر پر ہی اپنے والد محترم سے قرآن مجید پڑھا اور اس کے بعد فارسی کی ابتدائی نصابی کتب دینیات اور درس نظامی کے آغاز کی کتب کی تعلیم بھی اپنے والد صاحب سے ہی حاصل کی۔مفتی صاحب کی طالب علمی کا دوسرا دور بدایوں شہر میں گزرا جہاں آپ گیارہ برس کی عمر میں (یعنی تقریباً 1335ھ / 1916ء) میں آکر مدرسہ شمس العلوم میں داخل ہوئے اس مدرسے میں آپ تین سال تک پڑھتے رہے ۔ان دنوں میں مفتی عزیز صاحب بدایونی اسی دار العلوم میں درس نظامی کے آخری اسباق پڑھ رہے تھے ۔مفتی صاحب نے یہاں صرف ونحو کے بعض اسباق مفتی عبد العزیز عبد اللہ سے بھی پڑھے

جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں داخلہ

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے ۔اس کے بعد آپ کانپور، مراد آباد اور میرٹھ میں شیخ القرآن علامہ

OPEN ACCESS
CC BY

عبد الغفور ہزاروی رحمہ اللہ کے زیر تعلیم رہے۔ مراد آباد اور میرٹھ میں مفتی صاحب کا یہ عرصہ طالبعلمی ان کی طالب علمی کا آخری دور تھا۔ جو کہ مجموعی طور پر اڑھائی سے تین برس کا تھا ۔

تصنیف و تالیف:

مفتی صاحب تقریباً گزشتہ نصف صدی سے اپنے خاموش تعمیری انداز میں تبلیغ ، تدریس، فتوٰی وعظ خطابت، تصنیف و تالیف کے شعبوں میں خدمات سرانجام دے رہے تھے لیکن ان کی خدمات کا ممتاز ترین پہلو شعبہ تصنیف و تالیف سے متعلق تھا۔ اس میدان میں مفتی صاحب کے عظیم قلم نے وہ جو ہر دکھائے اور وہ معرکے سر کئے جو تا بہ قیامت اہل اسلام کے لئے مشعل راہ بنے رہیں گے

تصانیف کے اسماء:

تفسیر نعیمی (پہلے گیارہ پارے، گیارہ ضخیم مجلدات) ، "انشراح بخاری المعروف نعیم الباری" صحیح بخاری پر عربی حاشیہ، مرآة المناجیح ترجمہ و شرح مشکوۃ المصابیح جو کہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے، علم المیراث، جاء الحق، شان حبیب الرحمن من آیات القرآن، اسلامی زندگی، رحمت خدا بوسیلہ اولیاء، معلم تقریر، مواعظ نعیمیہ ، رسائل نعیمیہ ، سفرنامے حجاز و قبلتین ، حضرت امیر معاویہ پر ایک نظر، فتاوٰی نعیمیہ، خطبات نعیمیہ، سلطنت مصطفٰی ﷺ دیوان سالک، علم القرآن، اسرار الاحکام، رسالہ نور، نئی تقریریں، الکلام المقبول فی طہارۃ نسب الرسول ﷺ، ان کے علاوہ اکثر نصابی کتب پر مفتی صاحب کے کے حواشی غیر مطبوعہ پڑے ہیں۔

تفسیر نعیمی میں مفتی صاحب نے آیات کے حوالے سے صوفیانہ تفسیر بیان فرمائی ہے۔زیر نظر آرٹیکل میں تفسیر نعیمی جلد 9 پارہ 9 میں چند مقامات اُمور تصوف کے حوالے سے استشہادات کا تذکرہ مقصود ہے۔

غضب اللہ و خوف باللہ

آیت بینہ و ترجمہ

وَ لَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚۖ-وَ فِیْ نُسْخَتِهَا
هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ [1]

OPEN ACCESS

اور جب ٹھہر گیا موسیٰ سے غصہ تو اٹھالیں انہوں نے تختیاں اور
ان کی عبارت میں ہدایت اور رحمت تھی واسطے ان لوگوں کے
جو کہ اپنے رب سے خوف کرتے ہیں

الحب للہ والبغض اللہ

غصہ دو قسم کا ہوتا ہے:

1۔ حلم و بردباری نہ ہونے کی وجہ سے غصہ عیب ہے کہ اس کی بنا کمزوری پر ہے کہ انسان اپنے نفس سے دب جائے۔

2۔ غصہ اللہ تعالیٰ کے لیے کہ اس کے مخالفین پر طیش آجائے یہ غصہ کمال ہے کہ اس کی بنا رضاء ذوالجلال ہے

ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ پہلا غصہ نفسانی بدلہ پر ابھارتا ہے۔ غصہ اپنا بدلہ لینے پر ٹھنڈا ہو جاتا ہے مگر دوسرا غصہ مجرم کی توبہ پر ٹھنڈا ہوتا ہے۔ یہ غصہ سنت انبیاء و اولیاء ہے جسے اَلْبُغْضُ لِلّٰہِ کہا جاتا ہے۔

صوفیاء فرماتے ہیں کہ انسان کا دل گویا زمین ہے خوف الٰہی اس کا ہل ہے جس سے یہ زمین قابل کاشت بنتی ہے آنکھوں گویا کنواں ہیں جن سے ایک زمین کو پانی دیا جاتا ہے توبہ تخم (بیج) ہے جس کی کاشت کی جاتی ہے۔ قرآن رحمت بھی ہے ہدایت بھی مگر اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے جن کے دل کی زمین میں خوف کے ہل نے نرمی پیدا کر دی ہو۔ رھبوت بہتر ہے رحموت سے کیونکہ غسل پہلے ہوتا ہے لباس و زیور بعد میں ۔

خواجہ حسن بصری فرماتے ہیں کہ تمہارا پالا ہوا کتا تمہارے ہاتھ سے سو بار مار کھائے پھر تم سے ٹکڑا دکھاؤ تو دم ہلاتا آجاتا ہے یہ صفت ہے خاشعین کی۔ اے بندے! اگر تجھ پر رب ہزار بار سختی کرے مگر تو حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کی آواز پر دوڑا ہوا مسجد میں آجا۔

غرضیکہ یہ آیت غضب اللہ اور خوف باللہ کی جامع ہے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہر نیک مجلس میں تشریف فرما ہوتے ہیں کہ ابغونی فی ضعفاءکم[2] مجھے اپنے ضعیفوں میں ڈھونڈ لیا کرنا اور مومنوں کی اچھی باتیں سن کر اچھے اعمال دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

لفظ "اُمی" کا مطلب

آیت بینہ و ترجمہ

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ [3]

وہ لوگ جو پیروی کریں گے اس رسول غیب کے خبریں دینے والے بے پڑھے کی

صفتِ امی

رسالت اور نبوت میں دوسرے انبیاء کرام مشترک ہیں مگر امی ہونا وہ صفت ہے جو سواء حضور انور ﷺ کے کسی کو عطا نہ ہوئی۔ "امی" بنا ہے ام سے بمعنی اصل۔ حضور انور ﷺ اصلِ مخلوق ہیں کہ جو کچھ بنا حضور ﷺ سے بنا اس لیے آپ کو "اُمی" کہا جاتا ہے۔

تم سے جہاں کا وجود تم سے کھلا باب جود
تم سے بنا جو بنا تم پہ کروڑوں دورد

مکہ معظمہ کو ام القری کہا جاتا ہے کہ وہ بستیوں کی اصل ہے اور لوح محفوظ کوام الکتاب کہ وہ تمام کتابوں کی اصل ہے یوں ہی حضور ﷺ ام الموجودات ہیں۔ [4]

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

رسالت کا تعلق ظاہر سے ہے نبوت کا تعلق باطن سے ، امی ہونے کا تعلق حقیقت سے۔ عوام حضور سے فیضان رسالت لیتے ہیں خواص فیضان نبوت اور خواص الخاص فیضان امیت فرمایا۔

حضور اُنور ﷺ کی صفت یہ ہے کہ حضور معروف یعنی طلب حق کا حکم دیتے ہیں اور منکر یعنی طلب ماسوی اللہ سے منع کرتے ہیں۔ آپ طیبات یعنی خدارسی کے ذریعہ لوگوں کے لیے حلال کرتے ہیں۔ خبیثات یعنی رب سے غافل کر نیوالی چیزیں حرام فرماتے ہیں اور وہ محبوب لوگوں کے بوجھ یعنی خدارسی کی مشکلات کو دفع فرماتے ہیں تو جو بھی حضور ﷺ کی اطاعت کریں اور حضور ﷺ سے نور لیں کہ حضور ﷺ خود بھی نور ہیں اور جب خلق کی طرف آئے تو نور وحدت اپنے ساتھ لائے جس نے یہ نور حضور انور ﷺ سے لیا وہ دونوں جہان میں کامیاب ہو گیا۔

صوفیاء فرماتے ہیں کہ جسم پاک محمدی ﷺ حضرت آمنہ کی گود اور جناب عبد اللہ کے گھر سے دنیا کو ملا مگر نور محمدی ﷺ اور حقیقت محمدیہ ﷺ نے عرش اعظم سے فرش پر نزول فرمایا اور اپنے ساتھ فیوض

OPEN ACCESS

ربانی لایا۔ جسمانیت کے لحاظ سے جاء ، بعث ، ارسل ارشاد ہوتا ہے۔ اور حقیقت محمدیہ کے اعتبار سے انزل اور نزل ارشاد ہوتا ہے۔

صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے رب تعالے کی ایسی حمد کی جیسی کسی نے نہ کی اور قیامت میں ایسی حمد کریں گے جیسی کوئی نہ کر سکے گا اس لیے آپ کا نام شریف احمد ہے۔ یوں ہی رب تعالی نے حضور کی ایسی حمد کی جیسی کسی نے نہ کی اس لیے آپ کا نام محمد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کس طرح تعریف فرمائی

- براہ راست نبیوں کو حضور کی تعریف سنائی یعنی نعت فرمانے والا رب، سننے والے رسول۔ اس قسم کی حمد کا ذکر یہاں اس آیت میں بھی اور وہاں بھی وَاِذْ اَخَذَ اللہ میثاق النَّبِیّٖنَ [5]
- گزشتہ کتب میں آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر۔
- نبیوں سے ان کی امتوں کے سامنے حضور ﷺ کی تعریف کرانا۔
- تاقیامت مسلمانوں بلکہ کفار سے حضور انور ﷺ کی نعت خوانی کرانا۔
- قیامت میں حضور ﷺ کی نعت خوانی کرانا۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا [6]
- قیامت میں خود تمام مخلوق کے سامنے حضور ﷺ کی نعت ارشاد فرمانا۔
- دنیا میں لکڑی پتھر چرند پرندے حضور کی نعت خوانی کرانا۔

اچھوں کا ساتھ اچھا

آیت بینہ و ترجمہ

وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًاؕ-وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَۚ-فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًاؕ-قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْؕ-وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰىؕ-كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْؕ-وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ [7]

اور ہم نے انہیں بانٹ دیا بارہ قبیلے گروہ گروہ میں اور ہم نے وحی بھیجی موسٰی کو جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا کہ اسی پتھر پر اپنا عصا مارو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ہر گروہ

OPEN ACCESS

نے اپنا گھاٹ پہچان لیا اور ہم نے ان پر ابر سائبان کیا اور ان
پر من و سلوی اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں اور انہوں
نے ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن اپنی ہی جانوں کو برا کرتے تھے

معیت نبی

نبی کا ساتھ میسر ہونا اللہ تعالیٰ کی بڑی ہی نعمت ہے کہ اس سے مشکلیں حل مصیبتیں دور ہوتی ہیں اگر قید خانہ میں ان کا ساتھ ہوتو وہ قید خانہ چمن بن جاتا ہے اور اگر چمن میں نبی کا دامن چھوٹ جائے تو چمن قید خانہ ہو جاتا ہے۔ دیکھو بنی اسرائیل پر عتاب تھا کہ وہ تیہ میں قید کر دیے گئے تھے مگر اس عتاب میں بھی کرم کی تجلی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انہیں قرب میسر رہا کہ آپ بھی ان کی حل مشکلات کے لیے تیہ میں قیام فرما رہے ۔ اس ساتھ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر مصیبت میں موسیٰ علیہ السلام سے عرض کرتے تھے وہ فوراً حل ہو جاتی تھی ۔

امت محمدیہ کا من و سلوی

حضرت کلیم اللہ کی ہی برکت تھی کہ بنی اسرائیل کو تیہ میں سایہ ونور، من و سلوی اور پانی جیسی نعمتیں میسر ہوئیں۔ مومن دنیا کے قید خانہ میں رہ کر حضور انور ﷺ کے دامن کے سایہ میں رہتا ہے۔ قرآن و حدیث اسے من و سلوی کی طرح ملتا رہتا ہے۔ طریقت کے پانی سے سیراب ہوتا رہتا ہے، مومن کی قبر حضور انور ﷺ کی تشریف آوری سے جنت کا باغ بن جائے گی وہاں اسے جنت کی ہوائیں وہاں کی روزیاں ملیں گی۔

غرضیکہ مسلمان دنیا میں قبر میں آخرت میں حضور ﷺ کے دامن کے سایہ میں ہیں اور رہیں گے، ہر طرح کی نعمتوں سے نوازے جاتے ہیں حضرت صدیق اکبر سے پوچھو کہ غار ثور میں تم تین دن حضور انور کے ساتھ رہے تم نے کیا پایا تو انہوں نے وہاں اللہ کو پالیا کہ حضور اُنور ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر بظاہر ہم یہاں دو ہیں مگر حقیقت میں ہم تین ہیں کہ اللہ تعالی بھی ہمارے ساتھ ہے[8] قرآن کریم نے فرمایا: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا [9]

صوفیاء فرماتے ہیں کہ مقام تیہ میں موسیٰ علیہ السلام بھی جلوہ گر رہے اور اسرائیلی بھی مگر اسرائیلی مشکل میں پڑنے کے لیے رہے اور موسیٰ علیہ السلام مشکل آسان کرنے کے لیے بحالت نزع مومن کے پاس حضور انور ﷺ تشریف فرما ہوتے ہیں نزع کی شدت ہلکی کرنے کے لیے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو

OPEN ACCESS
CC BY

شادی ءِ دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو

صالحین کی نسبت

صوفیاء فرماتے ہیں کہ مقام تیہ کا من وسلویٰ اس لیے طیب تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے انہیں نسبت تھی ۔ آب زمزم، حضور ﷺ کی انگلیوں سے نکلنے والا پانی، حضرت ایوب علیہ السلام کے قدم سے نکلنے والا پانی، حضرت مریم کے نیچے جو چشمہ پانی کا تھا یہ تمام پانیوں سے افضل ہے یوں ہی عیسی علیہ السلام کا دستر خوان بنی اسرائیل کا یہ من و سلوی طیب و مبارک ہے کیونکہ ان سب کو اللہ کے مقبولوں سے نسبت ہے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے لنگر، ان کی فاتحہ کے کھانے تبرک ہوتے ہیں یعنی برکت والے کیونکہ مبارک بندوں سے نسبت رکھتے ہیں۔[10]

انسانی صفات اور مسخ سیرت

آیت بینہ و ترجمہ

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ [11]

پھر جب انہوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی ہم نے ان

سے فرمایا ہوجاؤ بندر دھتکارے ہوئے

مسخ سیرت سے اجتناب

مسخ صورت اللہ کا عذاب ہے مگر "مسخِ سیرت" یعنی دل مسخ کر دینا اس سے بد تر عذاب ہے یہ عذاب تا قیامت آتا رہے گا کہ انسان کا دل اچھائی سے برائی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ ان اسرائیلیوں نے ناجائز طور پر مچھلی کھائی تو مسخ صورت کے عذاب میں گرفتار ہوئے جو کوئی ناجائز طور پر کسی انسان کی جان و مال کا شکار کرے اس کا دل مسخ ہو جاتا ہے۔

انسانی صفات

جسم انسانی گویا ایلہ بستی ہے جو بشریت کے دریا کے کنارہ واقع ہے انسانی صفات گویا اس بستی کے باشندے ہیں۔ یہ صفاتِ انسانی تین قسم کی ہیں

- صفات روحانی
- صفات جنانی (قلبی)
- صفات نفسانی

OPEN ACCESS
CC BY

ان سب کو بشری ووداعی کے شکار سے منع کیا گیا۔ یہ صفات کی تین قسمیں ہو گئیں، صفات روحانیہ تو اس شکار سے باز رہے بلکہ دوسروں کو منع بھی کرتے رہے اور جنانی صفات خاموش رہے مگر نفسانی صفات نے یہ شکار کر لیا اور کر رہے ہیں۔

اے انسان یہ شکار دن رات خود تیرے اندر ہو رہا ہے اپنا انجام سوچ لے جس پر صفات نفسانی کا غلبہ ہے اس کے لیے ہلاکت ہے جس پر روحانی صفات کا غلبہ ہے اس کے لیے درجات ہیں اور جس پر جنانی صفات کا غلبہ ہے ان کے لیے درکات ہیں۔[12]

اللہ ڈھیل دیتا ہے

آیت بینہ و ترجمہ

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِؕ-اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ-وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ [13]

اور جب تمہارے رب نے حکم سنادیا کہ ضرور قیامت کے دن تک ان پر ایسے کو بھیجتا رہے گا جو انہیں بری مار چکھائے بے شک تمہارا رب ضرور جلد عذاب والا ہے اور وہ بخشنےوالا مہربان ہے

نافرمانی کی سزا دائمی ہے

سرکشی وہ خاردار درخت ہے جو بویا جاتا ہے ایک بار مگر کانٹے دیتا ہے ہمیشہ اور رب کی اطاعت و فرمانبرداری وہ باردار درخت ہے جو بویا جاتا ہے ایک بار مگر پھل دیتا ہے بونے والے کی اولاد در اولاد اس کے دوست و احباب اس کے پھل کھاتے رہتے ہیں۔ بنی اسرئیل نے مخالفت انبیاء اور سرکشی کا درخت خاردار بویا اب تا قیامت اس کے کانٹے ان کی نسل کو چھتے رہیں گے سخت گیر بادشاہوں کا مسلط ہونا، ان کی مستقل حکومت قائم نہ ہونا، ان کا ذلیل و خوار رہنا، ان میں اولیاء و صالحین کبھی نہ ہونا، یہ سب کچھ اس درخت خاردار کے کانٹے ہیں۔

رجوع الی اللہ

صوفیاء فرماتے ہیں کہ شیطان کو قیامت تک زندگی دی گئی تا کہ وہ سرکشوں کو سخت عذاب یعنی رب تعالٰی سے دوری، گمراہی میں پھنسا رہنا، عبودیت اور صراط مستقیم سے الگ رہنا وغیرہ چکھاتا رہے اللہ

OPEN ACCESS

تعالٰی سخت عذاب والا ہے کہ وہ مجرموں کو ڈھیل دیتا رہتا ہے تا کہ وہ اور گناہ زیادہ کر لیں یہ ڈھیل اس قہار جبار کا سخت عذاب ہے آخرت کا، عذاب دوزخ اس کے علاوہ ہے۔وہ غفور رحیم بھی ہے کہ جو قلب و روح نفس کی اتباع سے رجوع کرے، اللہ کی طرف آئے تو اسے بخش دیتا ہے۔

دنیاوی مصائب سے اخروی درجات

صوفیاء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی سخت عذاب والا ہے دنیا میں مومنوں پر کہ انہیں دنیا میں مختلف بلاؤں آزمائشوں بھوک جان و مال نقصان میں مبتلا کرتا رہتا ہے اور غفور رحیم بھی کہ انہیں ان بلاؤں پر صبر کی توفیق دیتا ہے تا کہ یہ بلائیں ان کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں اور ہی دنیا سے پاک و صاف جائیں۔[14]

عِلمِ حرصی وطمعی سے گریز

آیت بینہ و ترجمہ

وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُۚ-فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ[15]

اور اگر ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اس اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح

علم و عمل کا روح سے تعلق

روح انسانی کا میلان عالم علویات کی طرف ہے نفس امارہ کا میلان سفلیات کی جانب، علم وعبادت گویا انسان کے غیبی پر ہیں۔ جیسے پرندہ پروں کے ذریعے اوپر چڑھتا ہے اور انہیں پروں سے نیچے گرتا ہے اگر علم و عمل کا تعلق روح سے ہوجائے تو یہ دونوں پر انسان کو وہاں پہنچاتے ہیں جہاں فرشتے نہ پہنچیں۔

پروازِ شاہین و کرگس

علم کی وجہ سے حضرت آدم مسجود ملائکہ ہوئے خلیفتہ اللہ بنے: وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا۔[16] (اور اللہ تعالٰی نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے) اگر علم کے ساتھ عشق رسول ﷺ اور خوف خدا وابستہ ہو جائیں تو یہ اوپر کی طرف پرواز کراتے ہیں اگر علم کے ساتھ حرص و طمع لالچ مل جائیں تو پھر یہی علم و عمل اسے نیچے گراتے ہیں۔ بلعم بن باعورا اس قدر وسیع علم کے باوجود ہاپنے والا کتا بن گیا

OPEN ACCESS
CC BY

حرص کی وجہ سے حالانکہ وہ دولتمند تھا مگر قوم کے تحفے تحالف اسے لے ڈوبے شاہین اور گدھ دونوں کے پاس پر ہیں مگر شاہین اپنے پروں سے اوپر کی طرف جاتا ہے اور گدھ اپنے پروں سے مردار پر گرتا ہے۔[17]

ؔپرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
شاہیں کا جہاں اور ہے کرگس کا جہاں اور

چوپایوں سے بدتر مخلوق

آیت بینہ و ترجمہ

وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَاؗ-وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَاؗ-وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَاؕ-اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّؕ-اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ[18]

اور بے شک ہم نے جہنم کے لئے پیدا کئے بہت جن اور انسان وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں اور وہ آنکھیں جس سے دیکھتے نہیں اور وہ کان جن سے سنتے نہیں وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ یہ لوگ۔ وہ غافل بے خبر ہیں

دل کیا ہے؟

انسان کا دل ایک صاف آئینہ ہے غفلت و انکار اس کے گردوغبار۔ جن سے یہ دھندلا ہو کر آخر کالا ہوجاتاہے۔ تصدیق اور رجوع الی اللہ اس آئینہ کی صیقل ہے دل قرآن کے، صاحب قرآن بلکہ رحمان کے رہنے کی جگہ ہے۔ آنکھیں، کان، زبان، قرآن کی گزرگاہ ہیں ان سب کو صاحب قرآن کے لائق بناؤ۔ سلطان گندی جگہ میں رہتا نہیں گندے راہ سے گزرتا نہیں۔

ہدایت کیوں نہیں؟

منکرین نے اپنے یہ اعضاء غفلت اور گناہوں کی کثرت سے بیکار کر دیے یہ ہی اعضاء ہدایت کا ذریعہ تھے۔ اب انہیں ہدایت ملے تو کیسے، اب ان کے دل حضور انور ﷺ کی باتیں سمجھتے ہیں مگر تردید کرنے کے لیے۔ حضور ﷺ کے معجزات دیکھتے سنتے ہیں مگر انکار کرنے کے لیے، یہ سننا، نہ سننے و دیکھنے نہ سمجھنے سے بدتر ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

آباد و ویران گھر

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق رنگ برنگی پیدا کی ہے بعض لوگ قرب و محبت کے لیے پیدا ہوئے وہ اہل اللہ ہیں۔ اللہ کے حسن و جمال کے مظہر وہ اللہ کی طاقت سے اللہ کی خبریں سمجھتے دیکھتے سنتے ہیں۔ وہ رب کا کمال پہچانتے، کلام سنتے اور جمال دیکھتے ہیں۔ بعض لوگ جنت کے لیے پیدا کیے گئے وہ دلائل قدرت سمجھتے، دیکھتے اور بولتے ہیں بعض دوزخ کے لیے پیدا کیے گئے، وہ جانوروں سے بدتر ہیں کیونکہ جانوروں میں تو یہ استعداد تھی نہیں۔ ان بدنصیبوں میں تھی مگر ضائع کر دی جو دل کاشانہ یار ہونا چاہیے تھا اسے انہوں نے پاخانہ اختیار بنالیا۔

اللہ تعالی ہم کو پہلی جماعت سے بنائے کہ وہ ہمارا ہو ہم اس کے ہوں۔ بڑا جرم غفلت ہے بڑی نیکی عزلت یعنی خلق سے علیحدگی ، جس مکان میں مکین نہ ہو وہ برباد ہے جس دوکان میں سودا نہ ہو وہ بے کار جس مسجد میں نمازی نہ ہو وہ ویران جس دل میں اللہ کا خوف رسول اللہ کا عشق نہ ہو وہ ویران ہے۔

ؔ آباد وہ ہی دل ہے کہ جس میں تمہاری یاد ہے
جو یاد سے غافل ہوا، ویران ہے ، برباد ہے

دل کیسے آباد ہو؟

ہر گھر، ہر چیز کی آبادی الگ الگ سامان سے ہوتی ہے۔ رب تعالیٰ ہمارے دل آباد کرے ویران گھر میں سانپ، بچھو کوڑا رہتا ہے۔ جس دل میں وہ نہ رہیں اس میں حسد بغض وغیرہ ہزارہا کوڑے کچرے رہتے ہیں۔ حضور ﷺ کعبہ میں آئے بت وہاں سے بھاگے اس

کعبہ دل میں حضور آجائیں تو عیوب نکل جائیں سارے کمالات حاصل ہو جائیں، جس جسم میں جان پڑ جائے اسے آنکھوں کا نور، کانوں کی قوت سامعہ، دل کی دھڑکن، نبض کی حرکت، زبان سے بولنے کی طاقت سب کچھ میسر ہو جاتی ہے اگر جان نکل جائے تو یہ ساری طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں ایسے ہی جس دل میں وہ جانِ ایمان ﷺ جلوہ گر ہو جائیں تو ساری خوبیاں اسے مل جاتی ہیں۔[19]

قیامت کی تیاری کرو

آیت بینہ و ترجمہ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا[20]

آپ سے سوال کرتے ہیں قیامت کے بارے میں کہ کب کو ٹھہری ہے

OPEN ACCESS

اقسامِ قیامت

صوفیاء فرماتے ہیں قیامت دو طرح کی ہے 1۔جسمانی اور 2۔روحانی قیامت

جسمانی قیامتیں تین ہیں:

1۔"قیامت صغریٰ" یعنی چھوٹی قیامت یہ ہر شخص کی اپنی موت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو مرگیا اس کی قیامت تو آگئی۔"[21]

2۔ "قیامت وسطیٰ" یعنی سارے انسانوں کی موت، عالم کی فنا، یہ صور کے پہلے نفخہ پر ہوگی،

3۔ "قیامت کبریٰ" یعنی بڑی قیامت سارے مردوں کا اٹھنا اور سزا و جزا کے لیے بارگاہ الٰہی میں پیش ہونا یہ صور کے دوسرے نفخے پر ہوگی۔

یہ تینوں قیامتیں جسم سے متعلق ہیں اور جسمانی کہلاتی ہیں۔ قیامت روحانی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ نفسِ انسان فانی فی اللہ ہو کر باقی باللہ ہو جائے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوا[22] (مرنے سے پہلے مرجاؤ) کا مظہر بن جائے۔

قیامتِ روح

جسمانی قیامت میں نیک کاروں کو جنت ملے گی مگر روحانی قیامت میں نیک کاروں کو دنیا ہی میں جنت والا رب مل جاتا ہے۔ وہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی جنت میں رہتا ہے خوش نصیب لوگ قیامت کے متعلق زیادہ پوچھ گچھ نہیں کرتے بلکہ قیامت روحانی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اس قیامت کے ایسے منتظر ہوتے ہیں جیسے روزہ دار اذانِ افطار کا، لوگ فنا سے ڈرتے ہیں وہ فنا پر مرتے ہیں۔

کفارِ عرب ان باتوں سے نا آشنا تھے تو وہ بجائے قیامت کی تیاری کرنے کے اس کے متعلق کج بحثی کرتے رہتے تھے۔ وہ کب آئے گی کیسے آئے گی اس میں کیا ہوگا؟ فرمایا گیا کہ قیامت کی زیادہ پوچھ گچھ نہ کرو اس کی تیاری کرو۔

ختم نبوت از علامتِ قیامتِ کبری

صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ سے قیامت کے متعلق پوچھنا حماقت ہی ہے کیونکہ حضور انور ﷺ خود قیامت کی علامات کبریٰ ہیں۔ ان کی آمد قیامت کی آمد ہے کیونکہ اب نہ کوئی نبی آئے گا، نہ کوئی کتاب، نہ کسی پر وحی آئے اور نہ ہی یقینی الہام۔ غافل ہمیشہ کیوں، کیسے اور کب کے پیچھے لگا رہتا ہے عاقل صرف یہ ہی کہتا ہے کہ حضور ﷺ کیا حکم ہے؟ کیا فرمان ہے؟ مجھے قیامت کے لیے کیا کرنا چاہیے؟[23]

OPEN ACCESS
CC BY

فنا فی المولیٰ

آیت بینہ و ترجمہ

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُؕ-وَ لَوْ كُنْتُ
اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِۚۛ-وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُۚۛ-اِنْ اَنَا
اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ [24]

تم فرماؤ میں اپنی جان کے برے بھلے کا خود مختار نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کرلی اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچی میں تو یہی ڈر اور خوش خبری سنانے والا ہوں انہیں، جو ایمان رکھتے ہیں

لَآ اَملکُ لِنَفْسِیْ کا مطلب:

حضور ﷺ اللہ کے بندے بھی ہیں اس کے رسول بھی، اور اس کے حبیب بھی۔ قرآن کریم کی مختلف آیتوں میں ان مختلف صفات کا اظہار ہے اس آیت میں حضور ﷺ کی عبدیت کا ذکر ہے۔ عبد یعنی بندہ نہ تو اپنا مالک ہوتا ہے نہ اپنے مال کا۔ نہ ہی اپنے نفع و نقصان کا۔ سب کچھ اس کے مولیٰ کا ہوتا ہے۔ وہ فنافی المولی ہوتا ہے جو مولی کھلاتا ہے بندہ وہ کھاتا ہے۔ جو وہ پہناتا ہے یہ وہ ہی پہنتا ہے۔ جب وہ سلاتا ہے تب سوتا ہے۔ یہاں ارشاد ہوا کہ آپ فرما دو کہ میں اللہ کا عبد، اس کا بندہ، اس میں فنا ہوں۔ نہ اپنے نفس کا مالک ہوں نہ اس کے نفع نقصان کا، جو وہ چاہتا ہے وہ ہی کرتا ہوں۔ میری مرضی اس کی رضا میں گم ہے۔

اللہ نے اختیار دیا

شان نبوت کا ظہور یہ ہے کہ حضور ﷺ احکام شرعیہ کے مالک کر دیے گئے ہیں۔ آپ ﷺ کی "ہاں" سے چیزیں حلال بلکہ فرض ہو جاتی ہیں آپ کی "ناں" سے چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ رب فرماتا ہے:

یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ [25]

(اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں اُن پر حرام کرے گا)

فرماتا ہے:

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ [26]

(پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو)

OPEN ACCESS
CC BY

حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی دو کے برابر کر دی۔[27] ایک صاحب کو ان کا کفارہ انہیں کو کھلا دیا[28] یہ ہے حضور ﷺ کی شان نبوت، شان محبوبیت یہ ہے کہ حضور ﷺ اللہ کی ہر چیز کے بعطاءِ رب، مالک ہیں۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو جنت بخش دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ حوض کوثر فروخت کر دیا، چاند چیر دیا، چھپا سورج پھیر لیا، کھاری کنوئیں میٹھے کر دیے، دکھتی آنکھ کا دکھ دور کر دیا، ٹوٹی ہڈی جوڑ دی وغیرہ ۔ یہ ہے شان محبوبیت ، یہ سب یار کے جلوے ہیں۔

خلاصہ بحث

تفسیر نعیمی میں صوفیانہ استشھادات کا مقصد قرآنی موضوعات کو روحانی منظر سے دیکھنے اور ان کو روحانی ترقی کی راہ نمائی کرنا ہے۔ اس تفسیر میں، صوفی اولیاء اور متقی اشراف کے روحانی معرفت کو بیان کرنے کے لئے خصوصی طریقے سے قرآنی آیات کو تشریح کیا جاتا ہے۔ اس کے ذرائع میں اشارات، رموز، اور روحانی حقائق کو استعمال کیا جاتا ہے جو قرآنی موضوعات کے پس پشت معانیات کو اجاگر کرتے ہیں۔

اس تفسیر کے ذرائع کی مدد سے، قاری کو خود کو بہتر سمجھنے، اپنے اندر کے ذاتی اور روحانی پہلو کو معلوم کرنے، اور روحانی ترقی کے راستے پر چلنے کے لئے مدد فراہم کی جاتی ہے۔ تفسیر نعیمی میں اسلامی معتقدات کو روحانی معانی میں پیش کیا جاتا ہے اور قرآنی پیغمبرانہ اقوال کو روایاتی شکل میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، قرآن کے اصولی موضوعات کے علاوہ، روحانی تجربات اور عمقی معرفت کے ارکان بھی شامل ہوتے ہیں۔

تفسیر نعیمی میں عموماً شعر، مثالیں، اور روایات کی بھی استعمال کی جاتی ہیں جو قرآنی موضوعات کے روحانی پہلو کو بہتر سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ اس میں ایک ذہین روایتی اور شعوری انداز میں قرآنی موضوعات کی بہترین سمجھ پیش کی جاتی ہے جو روحانی تلاش کرنے والے افراد کے لئے بہترین راہ نمائی کرتی ہے۔

مختصراً، تفسیر نعیمی ایک روحانی تفسیر ہے جو قرآنی موضوعات کو روحانی منظر سے دیکھنے کی کوشش کرتی ہے اور ایمانی تزکیہ اور روحانی ترقی کے لئے راہ نمائی کرتی ہے۔

OPEN ACCESS

حواشی و مراجع

1 القرآن الکریم، پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 154
2 سنن أبوداؤد حدیث 2594، سنن نسائی حدیث 3181، سنن ترمذی حدیث 1702، مسند احمد 198/5
3 القرآن الکریم، پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 157
4 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص 283
5 القرآن الکریم پارہ 3، سورۃ آل عمران، آیت 81
6 القرآن الکریم، پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت 81
7 القرآن الکریم، پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 160
8 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص 303
9 القرآن الکریم، پارہ 10، سورۃ التوبہ، آیت 40
10 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص 304
11 القرآن الکریم، پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 166
12 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص 327
13 القرآن الکریم، پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 167
14 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص 332
15 القرآن الکریم، پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 176
16 القرآن الکریم، پارہ 1، سورۃ البقرہ، آیت 31
17 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص 375
18 القرآن الکریم، پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 179
19 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص 385
20 القرآن الکریم، پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 187
21 مشکوۃ شریف، جلد پنجم، رقم الحدیث 78

CC BY

22 کشف الخفاء ، جلد 2، ص291

23 تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 2009، ص 414

24 القرآن الکریم، پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 188

25 القرآن الکریم، پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 156

26 القرآن الکریم، پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت 51

27 سنن النسائی، کتاب البیوع، حدیث 4651

28 صحیح بخاری، کتاب کفارات الایمان، حدیث 6711

OPEN ACCESS

CC BY